اقبال کا افغان عاشق فضل الرحمٰن فاضل

ڈاکٹر عبدالروف رفیقی

حضرت علامہ نے بہت پہلے زبور عجم کے حصہ دوم میں فرمایا تھا:

فکر رنگینم کند نذر تہی دستان شرق
پارہ لعلے کہ دارم از بدخشان شما [1]

فضل الرحمان فاضل افغانستان کے اسی بدخشان کا لعل ہیں جس پر اس وقت بھی علامہ کو ناز تھا۔ آپ افغانستان کے صوبہ بدخشان فیض آباد کے قریہ دیوابیجی میں ۱۰ فروری ۱۹۵۸ء کو شہید قربان محمد یفتلی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کی۔ بعد میں بدخشان کے مدرسہ کوکچہ میں داخل ہوئے۔ ثانوی تعلیم شاہ محمود غازی کے ادارے سے حاصل کی۔ پھر کابل کے مدرسہ امام ابوحنیفہ سے سند فراغت حاصل کی اور ۱۹۷۷ء میں کابل یونیورسٹی کے شریعہ فیکلٹی سے فقہ و قانون میں فراغت کی سند حاصل کی۔ افغانستان میں روسی مداخلت کے بعد فضل الرحمان فاضل صاحب نے ستمبر ۱۹۷۹ء میں پشاور ہجرت کی اور جماعت اسلامی افغانستان میں شامل ہو گئے۔ جہاد میں بھی عملاً حصہ لیا اس وقت بھی افغانستان کی مختلف جہادی تنظیموں کے ساتھ دیگر امور کے ساتھ ساتھ طباعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ اس وقت کے مختلف جہادی جرائد کاروان جہاد بدخشان اور میثاق خون پشاور، جمعیت اسلامی افغانستان وغیرہ کے مدیر مسؤل رہے۔[2]

۱۹۸۱ء میں فاضل سعودی عرب میں اعلیٰ عربی علوم کی تحصیل کے لیے مکہ مکرمہ کے جامعہ ام القری تشریف لے گئے۔ وہاں سے درس و تدریس کی تکمیل کے بعد ۱۹۸۴ء کے اواخر میں دوبارہ عازم پشاور ہوئے اور یہاں مختلف حیثیتوں سے ان تنظیموں کے ساتھ منسلک رہے۔ ۱۹۸۹ء میں افغانستان میں استاد ربانی کی حکومت میں اعلیٰ عہدوں پر خدمات انجام دیں۔ انقرہ، ترکی میں افغانستان کے سفارت خانہ میں خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد دہلی میں افغان سفارتخانہ کے سیکنڈ سیکرٹری رہے۔ اس کے بعد افغانستان میں

وزارت خارجہ میں مختلف عہدوں پر رہے۔[۳]

۲۰۱۴ سے ۲۰۱۷ء تک مصر میں افغانستان کے سفیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ چونکہ آپ فارسی، پشتو اور عربی کے مانے ہوئے ادیب ہیں لہٰذا آپ نے اس دوران افغان سفارتخانے کے کلچرل شعبے کو خصوصی توجہ دی اور اس کے تحت پشتو، فارسی اور عربی زبانوں میں ایک سو بیس[۴] تحقیقی، تخلیقی اور تنقیدی کتب شائع کیں۔

جناب فضل الرحمان فاضل کا شمار افغانستان کے عاشقان اقبال دانشوروں میں ہوتا ہے۔ چنانچہ مصر میں افغان سفیر کی حیثیت سے آپ نے اس گراں قدر اشاعتی سلسلے میں اقبال اور اقبال شناسی کے حوالے سے درج ذیل کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔

فضل الرحمان فاضل صاحب نے افغانستان میں شائع ہونے والی پہلی پشتو کتاب "پښتانه د علامه اقبال په نظر کې"[۵] کا فارسی ترجمہ "افغان، افغانستان و اقبال" کے نام سے ۹ نومبر ۲۰۱۷ء میں عمدہ طباعت کے ساتھ ۲۵۲ صفحات پر شائع کی ہے۔ یہ کتاب پروفیسر عبداللہ بختانی خدمتگار (تولد ۱۳۰۵ھ ش، بختان جلال آباد،[۶] وفات ۲۴ فروری ۲۰۱۸ء)[۷] کی تصنیف ہے۔ فاضل نے اس کتاب کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ علامہ پر تصنیف استاد بختانی کے چند دیگر پشتو مقالات کا فارسی ترجمہ کیا ہے۔ کتاب میں موضوع کے حوالے سے نادر و نایاب تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں۔ آخر میں عبداللہ بختانی کے آثار کی فہرست کے ساتھ اپنے مطبوعہ و غیر مطبوعہ آثار اور ان تین سالوں کے دوران سفارت خانہ کی جانب سے شائع ہونے والی کتب کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے[۸] بلاشبہ یہ کتاب فارسی میں اقبال شناسی کے حوالے سے ایک اہم منبع ہے۔

مختلف پشتو، فارسی اور عربی کتب پر فضل الرحمان فاضل کے تحریر کردہ ۸۶ دیباچوں کو ڈاکٹر زینب فاضل نے مرتب کیا ہے اور ''پس از دیباچہ های دیگر'' کے نام سے ۶ ستمبر ۲۰۱۸ء کو مصر میں افغان سفارت خانہ کے شعبہ فرہنگی کی جانب سے ۳۲۰ صفحات پر شائع کیا ہے۔ کتاب کی طباعت دیدہ زیب اور مطالب عمدہ ہیں۔ اس کتاب میں سلسلہ نمبر ۱۲۰ پر "افغان، افغانستان و اقبال"[۹] اور سلسلہ نمبر ۱۲۲ پر "مثنوی مسافر"[۱۰] کے دیباچے شامل ہیں۔ مثنوی مسافر کے دیباچہ کے آخر میں تحریر ہے "فضل الرحمان فاضل سفیر افغانستان در مصر قاہرہ، ۹ نومبر ۲۰۱۷ م" لیکن اس مثنوی کی اشاعت کا پتا نہیں چل سکا کیونکہ اس کا نام نہ تو فاضل کے آثار میں موجود ہے اور نہ سفارتخانہ کی شائع شدہ کتب کی فہرست میں۔

"زینب پیام رسان قیام کربلا" فضل الرحمان فاضل کی ایک اور عمدہ کاوش ہے جو کابل سے ۲۱ مارچ ۲۰۱۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں جہاں جابجا موضوع کے حوالے سے فارسی کے مقتدر شعرا حکیم سنائی غزنوی، محتشم، اور مرزا حبیب قاآنی شیرازی وغیرہ کے کلام شامل تحقیق کیے گئے ہیں وہاں حضرت علامہ

کی رموز بیخودی کے ۳۹، اشعار[11] پیش کر کے اقبال سے عشق کا اظہار کیا گیا ہے۔

عربی زبان میں "الخطب المصریہ" جناب فضل الرحمان فاضل کے وہ خطابات ہیں جو مصر میں افغانستان کے سفیر کی حیثیت سے تعیناتی کے دوران انہوں نے مختلف تقاریب میں کیے تھے۔ ان خطابات میں مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں واقع پاکستانی سفارت خانہ میں ۹ نومبر ۲۰۱۳ء کو حضرت علامہ کے ۱۳۶ ویں یوم پیدائش کی مناسبت سے منعقدہ تقریب میں فضل الرحمان فاضل کا کلیدی خطبہ بھی شامل ہے۔ اس خطبہ میں جاوید نامہ سے فلک عطارد پر سید جمال الدین افغانی سے علامہ کے مکالمے کے اشعار کا حوالہ دیا گیا ہے۔[12] عبدالوہاب عزام اور ڈاکٹر حسین مجیب المصری کی خدمات کی روشنی میں عربی زبان میں اقبال شناسی کا مختصر تذکرہ بھی ہے۔

اس کتاب میں " اعمال و آثار اقبال الشعریہ والنثریہ" کے عنوان سے فضل الرحمٰن فاضل کا ایک اور خطاب بھی شامل ہے[13] جو انہوں نے مصر ہی میں نومبر ۲۰۱۴ء کو ایک ثقافتی محفل "فی ذکری العلامہ محمد اقبال" میں پیش کیا تھا۔ اس خطبہ میں حضرت علامہ کے منظوم و منثور آثار کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مصر میں تعیناتی کے دوران آپ نے ایک اور افغان اقبال شناس ڈاکٹر محمد امان صافی کی ایک عربی کتاب " تاثیر فکر الافغانی فی فلسفۂ اقبال" (فلسفہ اقبال پر فکر افغانی کے اثرات) کو بار دوم مصر ہی سے شائع کرایا۔ اس کتاب پر بھی فضل الرحمٰن فاضل نے عربی زبان میں ایک عمدہ تقریظ لکھی ہے۔[14]

پشتو، فارسی اور عربی میں فضل الرحمٰن فاضل کی شائع شدہ بعض آثار و تالیفات اور تراجم کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ عمار فرزند یاسر۔ مطبوعہ
۲۔ تحقیق (نمائشنامہ)۔ مطبوعہ
۳۔ دو چہرہ (نمائشنامہ)۔ مطبوعہ
۴۔ رمہ (پشتو) مطبوعہ کابل
۵۔ امریکایی کہ من دیدم مطبوعہ
۶۔ خلل در کجاست؟ مطبوعہ
۷۔ اسلام و جاہلیت، مطبوعہ
۸۔ اخلاص، مطبوعہ
۹۔ توحید، مطبوعہ
۱۰۔ دعوتگر نامور استاد احمد زی شہید، مطبوعہ
۱۱۔ روزہ، ماہ مبارک رمضان، مطبوعہ
۱۲۔ مبادی اساسی فہم قرآن، مطبوعہ
۱۳۔ مسلمانان بیدار شوید، مطبوعہ
۱۴۔ ردی بر شبہات دشمنان اسلام، مطبوعہ
۱۵۔ دریچہ بسوی مرگ مطبوعہ
۱۶۔ نعمتہای بہشت، مطبوعہ
۱۷۔ اسلام و آئندہ بشریت، مطبوعہ
۱۸۔ درسہایی از سیرت پیامبر اکرم در مورد رازداری، مطبوعہ

۱۹۔ دوشیزہ جاکارتا، مطبوعہ ۲۰۔ مجاہدین درمسکو (سفرنامہ) مطبوعہ

۲۱۔ زندان سیار، مطبوعہ

۲۲۔ شہید پیروز استاد فیض الرحمان فایض، (سوانح عمری) مطبوعہ

۲۳۔ نماز ستون دین، مطبوعہ ۲۴۔ دعوتگر و وسائل او، مطبوعہ

۲۵۔ درس فی قلب المعرکتہ (فارسی سے عربی ترجمہ) مطبوعہ

۲۶۔ سرطان سرخ، مطبوعہ ۲۷۔ سیرت النبی، درسہا و اندرز ہا، مطبوعہ

۲۸۔ گفت وشنود سہ دعوتگر نادرفرامون حکومت اسلامی، مطبوعہ

۲۹۔ ملاشاہ بدخشی: آثار و افکار، مطبوعہ

۳۰۔ بازتاب رویداد ہا (مجموعہ مقالات) مطبوعہ

۳۱۔ انگیزہ ہایی سقوط درنیمہ راہ مبارزہ، مطبوعہ

۳۲۔ افغانستان از سلطنت امیر حبیب اللہ خان تا صدارت سردار ہاشم خان، (اردو سے فارسی ترجمہ) مطبوعہ

۳۳۔ تندیسی بر چکاد آزادی (احمد شاہ مسعود سے متعلق) مطبوعہ بخش فرہنگی سفارت افغانستان قاہرہ مصر بار پنجم ۱۳۹۴ھ ش

۳۴۔ غازی نامور، ملا صاحب چکنور از میراجان سیال مومند (پشتو سے ترجمہ) مطبوعہ ریاست تحقیقات علوم اسلامی افغانستان کابل ۱۳۸۷ھ ش

۳۵۔ ستارہ دین مولانا نجم الدین اخوندزادہ، (پشتو سے فارسی ترجمہ) مطبوعہ

۳۶۔ نقش تعصب قومی در سقوط دولت اسلامی اندلس، مطبوعہ

۳۷۔ پیامہایی از "پیام افغانستان"، مطبوعہ

۳۸۔ سید جمال الدین الحسینی الافغانی، بیدارگر عصر، مطبوعہ

۳۹۔ حکایات از پیامبران برای شیر بچہ ہا، مطبوعہ

۴۰۔ بانوی قہرمان خولہ دختر ازور، مطبوعہ ۴۱۔ دژ الموت، مطبوعہ

۴۲۔ تعصب ویرانگر تمدن ہا، مطبوعہ ۴۳۔ افراط در دین و زندگی، مطبوعہ

۴۴۔ العلاقات الافغانیہ المصریہ فی مرأة الوثائق والصور، مطبوعہ

۴۵۔ صرخة عبر القرون وسبع قصص الاخری، مطبوعہ

۴۶۔ سید جمال الدین افغانی و نخبگان افغانستان، مطبوعہ بخش فرہنگی سفارت افغانستان قاہرہ مصر بارسوم ۱۳۹۶ھ ش

۴۷۔ نشاطہ ہایی بارز عتد دالقرایی، مطبوعہ ۴۸۔ رسانہ ہا و فرہنگ وسطیت، مطبوعہ

۴۹۔ درمان واقعی پدیدہ تعصب دینی واجتماعی، مطبوعہ

۵۰۔ آئین اختلاف در اسلام، مطبوعہ ۵۱۔ دیباچہ ہا، مطبوعہ

۵۲۔ عتددالقرایی ہدف شرعی ومتعدنانہ، مطبوعہ

۵۳۔ نیچریہ نخستین رسالہ چاپ شدہ سید جمال الدین افغانی، مطبوعہ

۵۴۔ حقیقت جہاد در اسلام، مطبوعہ

۵۵۔ زینب پیام رسان قیام کربلا، طبع اول قاہرہ مصر، طبع دوم کابل ۱۲ مارچ ۲۰۱۹ء

۵۶۔ اصول دعوت، غیر مطبوعہ ۵۷۔ امریکا از دیدگاہ سید قطب، غیر مطبوعہ

۵۸۔ سفری بہ سوئی فردا، غیر مطبوعہ ۵۹۔ حقوق زن در اسلام، غیر مطبوعہ

۶۰۔ زیست نامہ در شہیدان، غیر مطبوعہ ۶۱۔ حرفہایی دوران جہاد، غیر مطبوعہ

۶۲۔ قہرمان سترگ صلاح الدین ایوبی، غیر مطبوعہ

۶۳۔ امام اعظم ابوحنیفہ، غیر مطبوعہ

۶۴۔ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر از شاہ ولی اللہ دہلوی (تحقیق)، غیر مطبوعہ

۶۵۔ الخطب المصریہ، مطبوعہ سفارت جمہوریہ اسلامیہ افغانستان، مصر ۲۰۱۸ء

۶۶۔ رقاصہ وسیاسی، غیر مطبوعہ ۶۷۔ قاتل حمزہ، غیر مطبوعہ

۶۸۔ ناصر خسرو لعل بدخشان، غیر مطبوعہ ۶۹۔ ناصر خسرو فی المصر، غیر مطبوعہ

۷۰۔ کتاب شناسی توصیفی سید جمال الدین افغانی، غیر مطبوعہ

۷۱۔ ضیاء الخافقین وسید جمال الدین افغانی، غیر مطبوعہ[۱۵]

۷۲۔ معرفۃ الآثار الکاملہ یا میراث فکری سید جمال الدین افغانی، مطبوعہ مرکز فرہنگی "دحق لارہ" جرمنی جون ۲۰۰۷ء

۷۳۔ پس از دیباچہ ہای دیگر، مطبوعہ بخش فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی افغانستان ۱۳۹۷ھ ش

۷۴۔ افغان، افغانستان و اقبال، (پروفیسر عبداللہ بختانی خدمتگار کے پشتو اثر کا فارسی ترجمہ) مطبوعہ بخش فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی افغانستان، ۹ نومبر ۲۰۱۷ء عقرب ۱۳۹۶ھ ش

حوالہ جات و حواشی

۱- علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال فارسی، (زبور عجم) شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۰ء ص ۵۱۷

۲- فضل الرحمٰن فاضل، الخطب المصریه (عربی)، مطبوعہ سفارت جمہوریہ اسلامیہ افغانستان، مصر ۲۰۱۸ء، ص ۱۸۱

۳- ایضا ص ۱۸۲

۴- پروفیسر عبداللہ بختانی، افغان، افغانستان و اقبال، فارسی ترجمہ، فضل الرحمان فاضل، مطبوعہ بخش فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی افغانستان، ۹ نومبر ۲۰۱۷ء، عقرب ۱۳۹۶ھ ش ص ۲۴۷ تا ۲۵۲

۵- ڈاکٹر عبدالروف رفیقی، ویاڑلی (پشتو)، جلد دوم، ادارہ تحقیقات ڈاکٹر رفیقی، کوئٹہ، بتعاون دامت کابل، ۲۰۱۶ء، ص ۶۸۷

۶- ایضاً ص ۶۷۷

۷- ایضاً، جلد ۱۱، غیر مطبوعہ، ص ۵۱۱۲

۸- پروفیسر عبداللہ بختانی، افغان، افغانستان و اقبال، فارسی ترجمہ، فضل الرحمان فاضل، مطبوعہ بخش فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی افغانستان، ۹ نومبر ۲۰۱۷ء، عقرب ۱۳۹۶ھ ش ص ۲۳۵ تا ۲۵۲

۹- فضل الرحمان فاضل، پس از دیباچه های دیگر، ڈاکٹر زینب فاضل (مرتب)، مطبوعہ بخش فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی افغانستان ۱۳۹۷ھ ش، ص ۶۳ تا ۶۶

۱۰- ایضا ص ۷۷ تا ۸۰

۱۱- فضل الرحمان فاضل، زینب پیام رسان قیام کربلا (فارسی) طبع دوم، کابل، ۲۱ مارچ ۲۰۱۹، ص ۱۶۶ تا ۱۷۰

۱۲- فضل الرحمان فاضل، الخطب المصریه (عربی) مطبوعہ سفارت جمہوریہ اسلامیہ افغانستان، قاہرہ مصر ۲۰۱۸ء، ص ۲۱ تا ۲۸

۱۳- ایضاً ص ۲۹ تا ۳۹

۱۴- ڈاکٹر محمد امان صافی، تاثیر فکر الافغانی فی فلسفة اقبال (عربی)، سفارت جمہوریہ اسلامیہ افغانستان قاہرہ، مصر، باردوم، ۱۴۳۶ھ ق، ۲۰۱۷ء، ص ۵ تا ۱۴

۱۵- فضل الرحمان فاضل، سید جمال الدین افغانی و نخبگان افغانستان (فارسی)، مطبوعہ بخش فرہنگی سفارت افغانستان قاہرہ، مصر، بارسوم ۱۳۹۶ھ ش، ص ۱۷۵ تا ۱۷۸